فیضانِ
حافظِ مِلّت
رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیرِ طریقت ، رہبرِ شریعت ، قائدِ قوم وملّت ، مُقْتَدائے اہلسُنَّت، استاذُ العلماء، جلالۃُ العلم ، حضور حافظِ ملّت حضرت علامہ مولانا شاہ عبد العزیز مُحَدِّث مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کا نام عبد العزیز اور لقب حافظِ ملت ہے جبکہ سلسلۂ نسب عبد العزیز بن حافظ غلام نور بن مولانا عبد الرحیم رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہے۔

ولادتِ باسعادت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۱۲ھ بمطابق 1894ء قصبہ بھوج پور (ضلع مراد آباد، یوپی ہند) بروز پیر صبح کے وقت اس عالَمِ رنگ وبو میں جلوہ فرمایا۔

1 ... فردوسُ الاخبار، ۱/ ۴۲۲، حدیث: ۳۱۴۹

دادا حضور کی پیشن گوئی

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دادا مولانا عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دہلی کے مشہور محدث شاہ عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَفِیظ کی نسبت سے آپ کا نام عبد العزیز رکھا تا کہ میرا یہ بچہ بھی عالم دین بنے۔[1]

والد ماجد کی خواہش

والد ماجد حضرت حافظ غلام نور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُور کی شروع سے یہی تمنا تھی کہ آپ ایک عالمِ دین کی حیثیت سے دینِ متین کی خدمت سر انجام دیں لہٰذا بھوجپور میں جب بھی کوئی بڑے عالم یا شیخ تشریف لاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے صاحبزادے حضور حافظ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے پاس لے جاتے اور عرض کرتے حضور! میرے اس بچے کے لیے دعا فرمادیں۔[2]

حافظِ ملّت کے والدین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد ماجد احکامِ شرع کے پابند، مُتَّبِعِ سنت، باعمل حافظ اور عاشقِ قرآن تھے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے قرآنِ مجید کی تلاوت زبان پر جاری رہتی حِفْظِ قرآن اس قدر مضبوط تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "بڑے حافظ جی" کے لقب سے مشہور تھے، بچوں کی عمر سات سال ہوتے ہی انہیں نماز کی تاکید کرتے اور

---

1 ... مختصر سوانح حافظ ملت، ص ۱۸ بتغیر، وغیرہ

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۳ ملخصاً

ان کا مدنی ذہن بناتے۔ کوئی ملنے آتا توخُوب مہمان نوازی کیا کرتے اگر مہمان نماز کا پابند ہوتا تورات ٹھہرالیتے ورنہ صرف کھانا کھلا کر رخصت کر دیتے، جب حج وزیارت سے مُشرف ہوئے اور واپسی پر اَخراجات ختم ہوگئے تو کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا بلکہ محنت مزدوری کرکے اخراجات جمع کئے اور ۹ ماہ بعد تشریف لائے۔ تقریباً سوسال عمر پاکر اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف کوچ کرگئے۔ [1]

آپ کی والدۂ محترمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نماز روزے کی بڑی پابندی فرماتیں۔ مسلمانوں کی خَیْر خواہی اور ایثار کا ایسا جذبہ عطا ہوا تھا کہ گھر میں غُربت ہونے کے باوجود پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتیں، اکثر اپنا کھانا ایک بیوہ پڑوسن کو کھلا دیتیں اور خود بھوکی رہ جاتیں۔ [2]

اِبتدائی تعلیم اور حفظِ قرآن

حُضُور حافظِ ملت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم ناظرہ اور حفظِ قرآن کی تکمیل والدِ ماجد حافظ غلام نور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر سے کی۔ اس کے علاوہ اُردو کی چار جماعتیں وطنِ عزیز بھوجپور میں پڑھیں، جبکہ فارسی کی اِبتدائی کتب بھوجپور اور پیپل سانہ (ضلع مُرادآباد) سے پڑھ کر گھریلو مسائل کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم موقوف کیا اور پھر قَصبہ بھوجپور میں ہی مدرسہ حفظُ القرآن میں مُدرِّس اور بڑی مسجد میں اِمامت کے

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۴ ملخصاً

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۵ ملخصاً

فرائض سر انجام دیئے۔[1]

سلسلۂ تعلیم رُک جانے پر اظہارِ جذبات

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلۂ تعلیم رُک گیا تو کبھی کبھار غمگین ہو کر والدۂ ماجدہ سے عرض کرتے: آپ تو دادا حُضُور کا یہ فرمان کہ "تم عالم بنو گے" سنایا کرتی تھیں لیکن میں عالم نہ بن سکا۔ یہ سن کر والدہ ماجدہ کی آنکھیں پُر نَم ہو جاتیں اور دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیتیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سلسلۂ تعلیم کا دوبارہ آغاز

کچھ عرصے بعد حالات بدلے اور والدِ ماجد حافظ غلام نور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور کی خواہش اور دادا حضور مولانا عبد الرحیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پیشن گوئی پوری ہونے کا سامان یوں ہوا کہ حضرت علامہ عبدُالحق خیر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی کے شاگردِ رشید، طبیبِ حاذِق مولانا حکیم محمد شریف حیدر آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی علاج مُعالَجہ کے سلسلے میں بھوجپور تشریف لانے لگے اور جب بھی آتے تو حضور حافظ ملت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اقتدا میں نماز ادا کرتے۔ ایک دن کہنے لگے: آپ قرآنِ مجید تو بہت عُمدہ پڑھتے ہیں اگر علمِ طِب پڑھنا چاہتے ہیں تو میں پڑھا دوں گا، آپ نے جواب دیا: میرا

---

1 ... مختصر سوانح حافظ ملت، ص ۲۲ ملخصاً
2 ... حافظ ملت نمبر، ص ۲۳۸ ملخصاً

ذریعۂ معاش اِمامت اور تدریس ہی ہے اور روزانہ مُراد آباد آنا جانا میری اِستطاعت سے باہر ہے، حکیم صاحب نے کہا: آپ ٹرین سے مُراد آباد چلے جایا کریں اور سبق پڑھ کر بھوجپور سے واپس آجایا کریں، اَخراجات کی ذِمّہ داری میں اُٹھاتا ہوں۔ والد صاحب نے اس کی اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: روز کا آنا جانا مُناسب نہیں لہٰذا مُراد آباد میں رہ کر ہی تعلیم مکمل کرو۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِمامت و تدریس چھوڑ کر مراد آباد تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ حکیم صاحب سے علمِ طب پڑھا۔[1]

جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ

حکیم صاحب نے آپ کی ذہانت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے کہا: میری مصروفیات زیادہ ہیں اور آپ کو پڑھانے کے لیے مجھے مزید مطالعہ کرنے کا وقت نہیں ملتا لہٰذا اب آپ تعلیم جاری رکھنے کے لئے جامعہ میں داخلہ لے لیجئے۔ چنانچہ حافظ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۳۹ھ کو تقریباً ۲۷ سال کی عمر میں جامعہ نعیمیہ مُراد آباد میں داخلہ لے لیا اور تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ مگر اب علم کی پیاس شدت اختیار کر چکی تھی جسے بجھانے کے لیے کسی علمی سمندر کی تلاش تھی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحصیلِ علم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، یقیناً علمِ دین حاصل کرنا خوش نصیبوں ہی کا حصہ ہے اگر ممکن ہو تو درسِ نظامی (عالم

1 ... مختصر سوانح حافظ ملت، ص ۲۴، ۲۳ ملخصاً
2 ... مختصر سوانح حافظ ملت، ص ۲۴ ملخصاً وغیرہ

کورس) میں داخلہ لے کر خلوصِ نیت کے ساتھ علمِ دین حاصل کیجئے اور اس کی خوب خوب برکتیں لوٹئے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے کہ یہ بھی عِلمِ دین حاصل کرنے اور بے شمار بَرَکتیں پانے کا ذریعہ ہے۔ آیئے! علمِ دین کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک حدیث پاک سنئے اور حصولِ علمِ دین میں مشغول ہوجایئے۔

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو علم حاصل کرے اور اسے پَا بھی لے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے اور جو نہ پَا سکے اس کے لئے ایک ثواب ہے۔[1]

مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی دوہرے ثواب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک علم طلب کرنے کا، دوسرا پَالینے کا کیونکہ یہ دونوں عبادتیں ہیں۔ اور ایک ثواب کی وضاحت میں ارشاد فرماتے ہیں: یا تو زمانۂ طالبِ علمی میں مرجائے (کہ) تکمیل کا موقعہ نہ ملے یا اس کا ذہن کام نہ کرے مگر وہ لگا رہے تب بھی ثواب پائے گا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث ۱/۶۸، حدیث: ۲۵۳

2 ... مراٰۃ المناجیح ۱/۲۱۸

صدرُ الشریعہ کی صحبت کیسے ملی؟

۱۳۴۲ھ میں آل انڈیا سنی کانفرنس مُراد آباد میں منعقد ہوئی جس میں مشہور و معروف اور نامور علمائے اہلسنّت تشریف لائے جن میں صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مُفتی اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بھی شامل تھے۔ حضور حافظِ ملّت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے موقع دیکھ کر صدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں درخواست کی تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: شوالُ المکرم سے اجمیر شریف آجائیں مدرسہ مُعینیہ میں داخلہ دلوا کر تعلیمی سلسلہ شروع کرادوں گا۔[1]

صدرُ الشریعہ کی شفقت

شوالُ المکرم ۱۳۴۲ھ میں حافظِ ملت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چند ہم اَسباق دوستوں کے ساتھ اجمیر شریف پہنچے ان میں امامُ النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بھی شامل تھے۔ چنانچہ صدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سب کو جامعہ مُعینیہ میں داخلہ دلوا دیا، تمام درسی کتابیں دیگر مُدرِّسین پر تقسیم ہو گئیں مگر حضرت صدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ازراہِ شفقت اپنی مصروفیات سے فارغ ہو کر تہذیب اور اُصُولُ الشَّاشی کا درس دیا کرتے۔ علمِ منطق کی کتاب ”حَمْدُ اللّٰہ“ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد حافظِ ملّت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معاشی پریشانی اور ذاتی مصروفیت کی وجہ سے مزید تعلیم جاری نہ رکھنے کا ارادہ کیا اور دورۂ حدیث شریف پڑھنے کی خواہش

---

1 ... مختصر سوانح حافظ ملت، ص ۲۴ وغیرہ

ظاہر کی تو حضرت صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شفقت سے فرمایا: آسمان زمین بن سکتا ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے لیکن آپ کی ایک کتاب بھی رہ جائے ایسا ممکن نہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ارادہ مُلتوی کیا اور پوری دلجمعی کے ساتھ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں رہ کر مَنازلِ علم طے کرتے رہے بالآخر استادِ محترم قبلہ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ فیض سے ۱۳۵۱ھ بمطابق 1932ء میں دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے دورۂ حدیث مکمل کیا اور دستار بندی ہوئی۔ (1)

آپ کے اساتذۂ کرام

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ ماجد حضرت حافظ محمد غلام نور اور مولانا عبد المجید بھوجپوری رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی سے حاصل کی اس کے علاوہ جامعہ نعیمیہ (مراد آباد) میں حضرت مولانا عبد العزیز خان فتح پوری، حضرت مولانا اجمل شاہ سنبھلی، حضرت مولانا وَصی احمد سہسرامی اور جامعہ مُعینیہ عثمانیہ (اجمیر شریف) میں حضرت مولانا مُفتی امتیاز احمد، حضرت مولانا حافظ سیِّد حامد حسین اجمیری اور حضرت صدرُ الشریعہ علامہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جلیلُ القدر اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا بالخصوص صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ فیض سے آسمانِ علم کے درخشاں ستارے بن کر چمکے۔ (2)

---

1 ... حافظ ملت نمبر، ص ۲۳۲ ملخصاً وغیرہ

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۶۳، ۶۲ ملتقطاً

صدرُ الشریعہ کے حکم کی تعمیل

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فارغُ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصے بریلی شریف (یوپی ہند) میں حضور صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں رہے۔ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ میں حضرت صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے آپ کو مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ یوپی) میں دَرس و تدریس کا حکم دیا تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے عرض کی: حضور! میں ملازمت نہیں کروں گا۔ صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: میں نے ملازمت کا کب کہا ہے؟ میں تو خدمتِ دین کے لئے بھیج رہا ہوں۔[1]

کاش! خدمت سنتوں کی میں سدا کرتا رہوں   اہلسنت کا میں سدا بن کر رہوں خدمت گار

(وسائلِ بخشش ص:۴۰۰)

مبارک پور میں آمد

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ۲۹ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۴ جنوری 1934ء کو مبارکپور پہنچے اور مدرسہ اشرفیہ مصباحُ العلوم (واقع محلہ پرانی بستی) میں تدریسی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے طرزِ تدریس اور علم و عمل کے چرچے عام ہوگئے اور تشنگانِ علم کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا جس کی وجہ سے مدرسے میں جگہ کم پڑنے لگی اور ایک بڑی درسگاہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی جِدّ و جُہد سے ۱۳۵۳ھ میں دنیائے

---

1 ... سوانح حافظ ملت، ص ۲۷ ملتقطاً

اسلام کی ایک عظیم درسگاہ (دارُ العلوم) کی تعمیر کا آغاز گولہ بازار میں فرمایا جس کا نام سلطانُ التارکین حضرت مخدوم سیّد اشرف جہانگیر سمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی نسبت سے "دارُ العُلوم اشرفیہ مصباحُ العلوم" رکھا گیا۔[1]

دارُ العُلوم اشرفیہ سے اِسْتِعْفا اور پھر واپسی

حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شوال ۱۳۶۱ھ میں کچھ مسائل کی بنا پر اِسْتِعْفا دے کر جامعہ عَربیہ ناگپور تشریف لے گئے، چونکہ آپ مالیات کی فراہمی اور تعلیمی اُمور میں بڑی مہارت رکھتے تھے لہٰذا آپ کے دارُ العلوم اَشرفیہ سے چلے جانے کے بعد وہاں کی تعلیمی اور معاشی حالت اِنتہائی خستہ ہو گئی تو حضرت صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکمِ خاص پر ۱۳۶۲ھ میں ناگپور سے اِسْتِعْفا دے کر دوبارہ مُبارکپور تشریف لے آئے اور تادمِ حیات دارُ العلوم اَشرفیہ مُبارکپور سے وابستہ رہ کر تدریسی و دینی خدمات کی انجام دہی میں مشغول رہے۔ حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کوششوں سے مُفتیٔ اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے دستِ مبارک سے ۱۳۹۲ھ بمطابق 1972ء میں مبارک پور میں وسیع قطعِ اَرض پر الجامعۃُ الاشرفیہ (عربی یونیورسٹی) کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔[2]

اُستاد کا ادب

حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضور صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں

1 ... سوانح حافظ ملت، ص۳۹تا۴۰، وغیرہ
2 ... حیات حافظ ملت، ص۶۵۰ تا ۷۰۰، ملتقطاً

ہمیشہ دوزانو بیٹھا کرتے ، اگر صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ ضرورتاً کمرے سے باہر تشریف لے جاتے تو طلبہ کھڑے ہو جاتے اور ان کے جانے کے بعد بیٹھ جاتے اور جب واپس تشریف لاتے تو ادباً دوبارہ کھڑے ہوتے لیکن حافظِ ملت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس پورے وقفے میں کھڑے ہی رہتے اور حضرت صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مَسْنَدِ تدریس پر تشریف فرما ہونے کے بعد ہی بیٹھا کرتے۔ (1)

کتابوں کا ادب

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ قیام گاہ پر ہوتے یا درس گاہ میں کبھی کوئی کتاب لیٹ کر یا ٹیک لگا کر نہ پڑھتے نہ پڑھاتے بلکہ تکیہ یا تپائی (ڈیسک) پر رکھ لیتے، قیام گاہ سے مدرسہ یا مدرسے سے قیام گاہ کبھی کوئی کتاب لے جانی ہوتی تو داہنے ہاتھ میں لے کر سینے سے لگا لیتے، کسی طالب علم کو دیکھتے کہ کتاب ہاتھ میں لٹکا کر چل رہا ہے تو فرماتے: کتاب جب سینے سے لگائی جائے گی تو سینے میں اترے گی اور جب کتاب کو سینے سے دور رکھا جائے گا تو کتاب بھی سینے سے دور ہو گی۔ (2)

قرآنِ پاک کا ادب

ایک مرتبہ چھٹی کے بعد کئی طلبہ دارُ العلوم اہلسنّت اَشرفیہ کی سیڑھیوں کے پاس حضور حافظِ ملت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی زیارت وملاقات کے لئے منتظر کھڑے

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۷۰ ملخصاً

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۶۶ بتغیر

تھے آپ تشریف لائے تو سب طلبہ پاسِ ادب رکھتے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ اچانک آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ایک طالبِ علم سے فرمایا: آپ آگے آگے چلیں۔ یہ سن کر وہ طالب علم جھجکے تو فرمایا: آپ کے پاس قرآن شریف ہے اس لئے آگے چلنے کو کہہ رہا ہوں۔ (1)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش ص ۱۹۳)

طلبہ پر شفقت

حضور حافظِ ملّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه علمِ دین کے طلب گاروں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، طلبہ کو کسی غلطی پر مدرسہ سے نکال دینے کو سخت ناپسند کرتے اور فرماتے: مدرسے سے طلبہ کا اِخراج (یعنی نکال دینا) بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی باپ اپنے کسی بیٹے کو عاق (علیحدہ) کردے یا جسم کے کسی بیمار عضو کو کاٹ کر الگ کردے، مزید فرماتے: انتظامی مَصالح (یعنی فوائد) کے پیشِ نظر اگرچہ یہ شرعاً مُباح ہے لیکن میں اسے بھی اَبْغَض مُباحات (یعنی جائز مُعاملات میں سخت ناپسند باتوں) سے سمجھتا ہوں۔ (2)

وقت کی پابندی

حضور حافظِ ملّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه وقت کے اِنتہائی پابند اور قدر دان تھے ہر کام

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۶۶

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۱۸۱

اپنے وقت پر کیا کرتے مثلاً مسجدِ محلّہ میں پابندیِ وقت کے ساتھ باجماعت نماز ادا فرماتے، تدریس کے اَوقات میں اپنی ذِمّہ داری کو بحُسن وخُوبی انجام دیتے، چُھٹی کے بعد قیام گاہ پر لوٹتے اور کھانا کھا کر کچھ دیر قَیْلُولہ (یعنی دوپہر کے وقت کچھ دیر کے لیے آرام) ضرور فرماتے قَیْلُولہ کا وقت ہمیشہ یکساں رہتا چاہے ایک وقت کا مدرسہ ہو یا دونوں وقت کا، ظُہر کے مُقررہ وقت پر بہر حال اُٹھ جاتے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد اگر دوسرے وقت کا مدرسہ ہوتا تو مدرسے تشریف لے جاتے ورنہ کتابوں کا مُطالعہ فرماتے یا کسی کتاب سے درس دیتے یا پھر حاجت مندوں کو تعویذ عطا فرماتے، شروع شروع میں عَصْر کی نماز کے بعد سیر و تفریح کے لیے آبادی سے باہر تشریف لے جاتے مگر اس وقت بھی طلبہ آپ کے ہمراہ ہوتے جو علمی سُوالات کرتے اور تَشَفّی بھر جوابات پاتے، اگر کسی کی عیادت کے لیے جانا ہوتا تو اکثر عَصْر کے بعد ہی جایا کرتے، قبرستان سے گزرتے ہوئے اکثر سڑک پر کھڑے ہو کر قبروں پر فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرتے۔ مغرب کی نماز کے بعد کھانا کھاتے اور پھر اپنے آنگن (صحن) میں چہل قدمی فرماتے، عشاء کی نماز کے بعد کتابوں کا مُطالَعہ کرتے اور ساتھ ساتھ مُقیم طلبہ کی دیکھ بھال بھی کرتے رہتے کہ وہ مُطالعہ میں مصروف ہیں یا نہیں۔ عُموماً گیارہ بجے تک سوجاتے اور تہجُّد کے لیے آخرِ شب میں اُٹھتے، تہجُّد پڑھنے کے بعد بھی کچھ دیر کے لئے سوجاتے، رات میں چاہے کتنی ہی دیر جاگنا پڑتا فجر کبھی قضا نہ ہوتی۔ [1]

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص۷۹ تا ۸۰ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے وقت کی قدر کریں اور سستی اُڑا کر دن بھر کے کاموں کا ایک جَدْوَل بنائیں تاکہ ہر کام وقت پر کرنے کے عادی بن سکیں۔ اسی ضمن میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: کوشش کیجئے کہ صبح اُٹھنے کے بعد سے لے کر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مُقرّر ہوں مثلاً اتنے بجے تہجُّد، علمی مَشاغل، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز، اشراق، چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو مُعاملات، شام کے مَشاغِل، اچھی صُحبت (اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات وغیرہ کے اَوقات مُتعیَّن کرلئے جائیں جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کے لئے ہوسکتا ہے شروع میں کچھ دُشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت بن جائے گی تو اس کی برکتیں خود ہی ظاہر ہوجائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّت سے محبت

حضور حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی پوری زندگی مُعلّمِ کائنات صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سیرتِ پاک کا نمونہ تھی چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب نیکی کی دعوت صَفْحَہ 213 پر ارشاد فرماتے ہیں: حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے ہر عمل میں سُنّت کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے۔

ایک بار حضرت کے دائیں پاؤں میں زَخم ہو گیا، ایک صاحِب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضِر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا حضرت مَوزہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا مَوزہ اُتارا، وہ صاحِب بول پڑے: حضرت! زَخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا پہلے اُتارنا سُنّت ہے۔

سُنَّت پر عمل کی برکتیں

نیکی کی دعوت کے صَفْحَہ 214 پر ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: حُضُور حافظِ ملّت کی عمر شریف سَتَّر سال سے مُتجاوِز (زیادہ) ہو چکی تھی، ٹرین سے سفر کر رہے تھے جس بَرتھ پر تشریف فرما تھے، اِتّفاق سے اُس پر ایک ڈاکٹر صاحِب بھی بیٹھے تھے، ڈاکٹر صاحِب نے سِلسلۂ کلام شُروع کیا تو آپ کی جلالتِ علمی سے بہت متاثر ہوئے اور بار بار آپ کی طرف حیرت سے دیکھتے رہے، دورانِ گفتگو ڈاکٹر صاحِب نے تَعَجُّب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مولانا صاحِب! میں آنکھوں کا ڈاکٹر ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ اِس عمر میں بھی آپ کی بِینائی میں کوئی فَرق نہیں، بلکہ آپ کی آنکھوں میں بچّوں کی آنکھوں جیسی چمک ہے، مجھے بتایئے کہ اس کے لئے آخر کیا چیز استِعمال کرتے ہیں؟ فرمایا: ڈاکٹر صاحِب! میں کوئی خاص دوا وغیرہ تو استِعمال نہیں کرتا، ہاں ایک عمل ہے جسے میں بِلاناغہ کرتا ہوں، رات کو سوتے وَقت سُنّت کے مطابِق سُرمہ استِعمال کرتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اِس عمل

سے بہتر آنکھوں کے لیے دُنیا کی کوئی دَوا نہیں ہو سکتی۔

حافظِ ملّت کی سادگی اور حَیا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی نہایت سادہ اور پُرسُکون تھی کہ جو لباس زیبِ تن فرماتے وہ موٹا سوتی کپڑے کا ہوتا، کُرتا کلی دار لمبا ہوتا، پاجامہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا، سر مبارک پر ٹوپی ہوتی جس پر عمامہ ہر موسم میں سجا ہوتا، شیر وانی بھی زیبِ تن فرمایا کرتے، چلتے وقت ہاتھ میں عصا ہوتا۔ راستہ چلتے تو نگاہیں جُھکا کر چلتے اور فرماتے: میں لوگوں کے عُیوب نہیں دیکھنا چاہتا۔ گھر میں ہوتے تو بھی حَیا کو ملحوظِ خاطر رکھتے، صاحبزادیاں بڑی ہوئیں تو گھر کے مخصوص کمرے میں ہی آرام فرماتے، گھر میں داخل ہوتے وقت چَھڑی زمین پر زور سے مارتے تاکہ آواز پیدا ہو اور گھر کے لوگ خبر دار ہو جائیں، غیر مَحْرَم عورتوں کو کبھی سامنے نہ آنے دیتے۔[1]

صرف سوکھی روٹی کھا کر پانی پی لیا

اندرونِ خانہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سادگی اور قناعت کا یہ حال تھا کہ ایک بار آپ کی بڑی صاحبزادی نے رات کے کھانے میں آپ کے سامنے ڈَلیا میں روٹی رکھی اور بعد میں دال کا پیالہ لا کر قریب ہی رکھ دیا، روشنی دور اور کم تھی لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دال کو نہ دیکھ سکے صرف سوکھی روٹی کھا کر پانی پی لیا اور پھر کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنے لگے، صاحبزادی نے عرض کی: ابّا جان! آپ نے دال نہیں

1 ... حیات حافظ ملت، ص۱۷۹، ۱۷۵، وغیرہ

کھائی؟ آپ نے تعجُّب سے پوچھا: اچھا! دال بھی ہے، میں نے سمجھا آج صرف روٹی ہی ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صد ہزار آفریں حافظِ ملّت جیسی مُبارک ہستیوں پر جنہوں نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر دُنیاوی عارضی لذّتوں کو ٹھکرایا اور آرائش و آسائش کو چھوڑ کر سادگی و عاجزی اختیار کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پاکیزہ ہستیوں کے صَدْقے ہمیں بھی اعمالِ صالحہ پر استقامت اور ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیشہ نگاہوں کو اپنی جھکا کر کروں خاشعانہ دعا یا الٰہی
میں مٹی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں چٹائی کا ہو بسترا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص ۸۵)

حدیث مبارکہ کی عملی تصویر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو پابندی سے ہو اگرچہ کم ہو۔[2]

حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بچپن ہی سے فَرائض و سُنَن کے پابند تھے اور جب سے بالغ

---

1 ... حیاتِ حافظ ملت، ص ۷۹ ملخصاً

2 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، ۴ / ۲۳۷، حدیث: ۶۴۶۴

ہوئے نمازِ تہجُّد شروع فرمادی جس پر تاحیات عمل رہا، صلوٰۃُالاَوَّابین و دلائلُ الخیرات شریف وغیرہ بلاناغہ پڑھتے یہاں تک کہ آخری ایام میں دوسروں سے پڑھوا کر سنتے رہے، روزانہ صبح سورۂ یٰسین و سورۂ یوسف کی تلاوت کا التزام فرماتے جبکہ جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت معمول میں شامل تھی۔ آپ فرمایا کرتے کہ عمل اتنا ہی کرو جتنا بلاناغہ کر سکو۔ (1)

کفایت شعاری اور سخاوت

حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے دوسروں پر خرچ کرکے خوشی محسوس کرتے تھے آپ کی سیرتِ مبارکہ کا مُطالعہ کرنے سے یہ حدیثِ پاک بے اختیار زبان پر آجاتی ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ یعنی تم میں کامل ایمان والا وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (2) جن پر حافظِ ملّت کا ابرِ کرم برسا ان کا دائرہ بہت وسیع تھا، بعدِ وصال آپ کی ڈاک والی ایک پرانی گٹھڑی ملی جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے خُطوط تھے۔ ان میں مُتعدَّد سفید پوش عُلما اور خُدّامِ دین کی ایسی تحریریں اور تشکُّر نامے تھے جن کی حافظِ ملّت مدد فرمایا کرتے تھے۔ (3)

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۷۹ ملخصاً

2 ... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب... الخ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

3 ... حیات حافظ ملت، ص ۱۸۹ ملخصاً

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور حافظ ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یقیناً ایک باعمل عالمِ دین تھے مگر یہاں یہ بات یاد رکھئے کہ اگر کسی عالم کے مستحبات ونوافل وغیرہ میں بظاہر کمی نظر آئے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ قابلِ تعظیم اور لائقِ خدمت نہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن عُلمائے کرام کی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: قرآنِ عظیم نے ان سب کو انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کا وارث قرار دیا حتی کہ بے عمل یعنی فرائض وواجبات کی پابندی کریں مگر دیگر نیک کاموں، مُستحبّات ونَوافل میں سُستی کریں ایسے عُلماء کو بھی وارث قرار دیا جبکہ وہ صحیح عقائد رکھتے ہوں اور سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہوں یہ قید اس لئے ہے کہ جو عقائد میں صحیح نہیں اور دوسروں کو غلط عقائد کی طرف بلانے والا ہے۔ وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے ایسا آدمی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا وارث نہیں شیطان کا نائب ہوتا ہے لہٰذا صرف صحیح عقائد والا اور اس کی طرف دوسروں کو بلانے والا انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کا وارث ہے اگرچہ بے عمل ہو۔[1]

سارے سنی عالموں سے تو بنا کر رکھ سدا ۔۔۔ کر ادب ہر ایک کا، ہونا نہ تو ان سے جدا
مجھ کو اے عطار سنی عالموں سے پیار ہے ۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

(وسائل بخشش ص:۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شریعت وطریقت، ص ۱۴

حافظِ ملّت کی خصوصی ادائے مَحبّت

جب بھی حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور صدرُ الشریعہ حضرت مولانا مُفْتی امجد علی اَعظمی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی کا نام سنتے تو اپنی گردن جھکا لیتے، حُضور مُفتی اعظم ہند و دیگر اکابرِ اہلسُنَّت کے تذکرہ پر اپنی والہانہ مسرت کا اظہار کرتے۔ (1)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرب بندوں میں سے ہیں اور یقیناً اولیاءُ اللہ سے وقتاً فوقتاً کرامات کا صُدور ہوتا رہتا ہے آیئے! حصولِ برکت کے لئے حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کرامات سنئے۔

بغیر پیٹرول کے گاڑی چل پڑی

ایک مرتبہ سفر سے واپسی پر گاڑی کا پیٹرول ختم ہو گیا ڈرائیور نے عرض کی: اب گاڑی آگے نہیں جاسکتی، یہ سن کر دیگر رُفقاء پریشان ہو گئے مگر اس وقت بھی حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پُر اعتماد انداز میں فرمایا: لے چلو! گاڑی چلے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، یہ فرمان سنتے ہی ڈرائیور نے چابی گُھمائی تو گاڑی چل پڑی اور ایسی چلی کہ راستے بھر کہیں نہ رکی۔ (2)

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۱۷۱ ملخصاً

2 ... حیات حافظ ملت، ص ۲۱۲ ملخصاً

گرتی ہوئی چھت کو روک دیا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفحات پر مشتمل کتاب نیکی کی دعوت صَفْحَہ ۲۱۳ پر حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: الجامعۃ الاشرفیہ کے بانی مَبانی حافظِ ملّت حضرتِ علّامہ شاہ عبدُالعزیز محدِّث مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی بڑے پائے کے بُزُرگ تھے۔ سوانح نگاروں نے آپ کی کئی کرامات بیان کی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے، جامِع مسجِد مبارَک شاہ بھی پہلے مختصر ہی تھی اور بوسیدہ بھی ہو گئی تھی، آبادی کی وُسعت کے لحاظ سے مسجِد کا وسیع ہونا بھی ضَروری تھا، بَہر حال پُرانی مسجِد شہید کر کے نئی بنیادیں بھری گئیں اور مسجِد کی توسیع کا کام شُروع ہوا۔ مبارَک پور کے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی اور لگن کے ساتھ اس تعمیر میں بھی حصّہ لیا، حضرتِ حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کام کے بھی رہنما اور سربراہ تھے، حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جامِع مسجِد کے لیے پوری توجُّہ اور محنت سے چندے کی فَراہمی کی، مبارَک پور میں کافی جوش و خَروش تھا، غُربت کے باوُجود مسلمان اپنی دینی حَمِیّت کا پورا پورا ثُبوت دے رہے تھے، مَردوں نے اپنی کمائی اور عورتوں نے اپنے زیورات وغیرہ سے امداد کی۔ چھت پڑنے کے بعد حاجی محمد عمر نہایت پریشانی کے عالم میں دوڑے ہوئے حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور کہا: حافظ صاحِب! جامع مسجِد کی چھت

نیچے آرہی ہے اب کیا ہوگا! حاجی صاحِب یہ کہتے کہتے رو پڑے۔ حضرتِ حافظِ مِلّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فوراً اُٹھے وضو کیا اور حاجی صاحِب کے ساتھ گھر سے باہَر نکلے اور اپنے پڑوسی خان محمد صاحِب کو ہمراہ لیا، جامِع مسجِد پہنچ کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے ہوئے لکڑی کی چند بَلّیاں لگا دیں (یعنی لمبے بانس یا لکڑی کے تھم لگا دیئے)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہ چھت نہ صرف برابر اور دُرُست ہوگئی، بلکہ آج دیکھئے تو یہ پتا بھی نہ لگ سکے گا کہ کس حصّے کی چھت جُھک رہی تھی۔

حافظ ملت کی دینی خدمات

حضور حافظِ مِلّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بہترین مدرس، مصنف، مناظِر اور منتظِمِ اعلیٰ تھے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سب سے عظیم کارنامہ الجامعۃُ الاشرفیہ مبارک پور (ضلع اعظم گڑھ یوپی ہند) کا قیام ہے جہاں سے فارغُ التحصیل عُلَماہند کی سرزمین سے لے کر ایشیا، یورپ وامریکہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں دینِ اسلام کی سربلندی اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں مصروفِ عمل ہیں۔ [1]

حافظِ ملت شخصیت ساز تھے

آپ ایک شفیق اور مہربان باپ کی طرح طلبہ کی ضروریات اور تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کو بھی نکھارا کرتے تھے چنانچہ رئیسُ القلم حضرت علامہ ارشدُ القادری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: استاد شاگرد کا تعلُّق عام طور پر حلقہُ

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۳۳، ملخصاً

درس تک محدود ہوتا ہے لیکن اپنے تلامذہ کے ساتھ حافظِ ملّت کے تعلُّقات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ پوری درسگاہ اس کے ایک گوشے میں سما جائے، یہ انہی کے قلب و نظر کی بے اِنْتہا وُسعت اور انہی کے جگر کا بے پایا حوصلہ تھا کہ اپنے حلقہ درس میں داخل ہونے والے طالب علم کی بے شمار ذِمّہ داریاں وہ اپنے سَر لیتے تھے، طالبِ علم درس گاہ میں بیٹھے تو کتاب پڑھائیں، باہر رہے تو اخلاق و کردار کی نگرانی کریں، مجلسِ خاص میں شریک ہو تو ایک عالِم دین کے محاسن و اوصاف سے روشناس فرمائیں، بیمار پڑے تو نقوش و تعویذات سے اس کا علاج کریں، تنگدستی کا شکار ہو جائے تو مالی کفالت فرمائیں، پڑھ کر فارغ ہو تو ملازمت دلوائیں اور ملازمت کے دوران کوئی مشکل پیش آئے تو اس کی بھی عُقدہ کشائی فرمائیں، طالبِ علم کی نجی زندگی، شادی بیاہ، دُکھ سُکھ سے لے کر خاندان تک کے مسائل حل کرنے میں توجہ فرمائیں، طالب علم زیرِ درس رہے یا فارغ ہو کر چلا جائے ایک باپ کی طرح ہر حال میں سرپرست اور کفیل، یہی ہے وہ جوہرِ مُنفرد جس نے حافظِ ملّت کو اپنے اَقْران و مُعاصرین کے درمیان ایک معمارِ زندگی کی حیثیت سے مُمتاز اور نُمایاں کر دیا ہے۔[1]

آپ کی تصانیف

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر و تصنیف میں بھی کامل مَہارت رکھتے تھے آپ نے مختلف مَوضوعات پر کُتب تحریر فرمائیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

1 . . . حیات حافظ ملت، ص ۳۰۷، بتغیر

(1) مَعارفِ حدیث (احادیثِ کریمہ کا ترجمہ اور اس کی عالمانہ تشریحات کا مجموعہ) (2) اِرشادُ القرآن (3) الارشاد (ہند کی سیاست پر ایک مُستقل رسالہ) (4) المصباحُ الجدید (بد مذہبوں کے عقائد سے مُتعلق 30 سوالوں کے جوابات بحوالہ کتب، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے "حق و باطل میں فرق" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔) (5) العذابُ الشَّدید (المصباحُ الجدید کے جواب "مَقامعُ الحدید" کا جواب) (6) اِنباءُ الغیب (علمِ غیب کے عُنوان پر ایک اچھوتا رسالہ) (7) فرقۂ ناجیہ (ایک اِستفتا کا جواب) (8) فتاویٰ عزیزیہ (ابتداءِ دارُ العُلوم اشرفیہ کے دارُ الافتاء سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات کا مجموعہ، غیر مطبوعہ) (9) حاشیہ شرح مرقات۔[1]

آپ کے تلامذہ

ملک اور بیرونِ ملک حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلامذہ کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہی ہو گی اور ان میں ایسے ایسے ذی علم قابلِ قدر و فخر اور قائدانہ صلاحیت کے حامل افراد ہیں جن پر مذہبی، سیاسی، سماجی، علمی، روحانی، اصلاحی اور تبلیغی دنیا کو فخر اور ناز ہے۔ آپ کے تراشے ہوئے چند انمول و نایاب ہیروں کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (1) عزیزِ ملت حضرت علامہ شاہ عبد الحفیظ مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی خلفِ اکبر حافظِ ملت و موجودہ سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (2) قائدِ اہلسنّت رئیسُ القلم حضرت علامہ ارشد القادری (3) بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی

1 . . . سوانح حافظ ملت، ص ۳۷ ملخصاً

(4) خطیبُ البراہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین بَسْتَوی (5) مُصْلِحِ اہلسنَّت حضرت علامہ قاری مُصْلِحُ الدّین صدیقی قادری (6) بانیِ دارُ العلوم امجدیہ حضرت علامہ مُفْتی ظفر علی نعمانی (7) فقیہِ اعظم ہند حضرت علامہ مُفْتی محمد شریفُ الحق امجدی (8) بدر اہلسنت حضرت علامہ مفتی بدرُ الدین احمد گورکھپوری (9) شیخ القرآن حضرت علامہ عبدُ اللہ خان عزیزی (10) اشرفُ العلماء سَیِّد حامد اشرف اشرفی مِصْباحی (11) ادیبِ اہلسنَّت مُفْتی مجیبُ الاسلام نسیم اَعْظَمی (12) شیخِ اعظم سَیِّد محمد اظہار اشرف اشرفی کچھوچھوی (13) نائبِ حافظِ ملّت علامہ عبدالروف بلیاوی رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن۔[1]

حافظِ ملت کے ملفوظات

1. بلاشبہ ایسی تعلیم جس میں تربیت نہ ہو آزادی و خُود سری ہی کی فضا ہو، بے سُود ہی نہیں بلکہ نتیجہ بھی مُضر (نُقصان دہ) ہے۔
2. میں نے کبھی مُخالف کو اس کی مُخالفت کا جواب نہیں دیا، بلکہ اپنے کام کی رفتار اور تیز کر دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کام مکمل ہوا اور میرے مُخالفین کام کی وجہ سے میرے مُوافق بن گئے۔
3. انسان کو مُصیبت سے گھبرانا نہیں چاہیے، کامیاب وہ ہے جو مُصیبتیں جھیل کر کامیابی حاصل کرے مُصیبتوں سے گھبرا کر مَقْصد کو چھوڑ دینا بُزدلی ہے۔

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص۱۲۸تا۱۳۰، ملتقطاً

4. جب سے لوگوں نے خُدا سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے، ساری دُنیا سے ڈرنے لگے ہیں۔
5. کامیاب انسان کی زندگی اپنانی چاہیے، میں نے حضرت صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے تمام مُعاصرین میں کامیاب پایا، اس لیے خود کو انہیں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔
6. بُزرگوں کی مجلس سے بلاوجہ اُٹھنا خلافِ ادب ہے۔
7. جس کی نظر مقصد پر ہوگی اس کے عمل میں اِخلاص ہوگا اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔
8. جسم کی قُوّت کے لیے ورزش اور رُوح کی قُوّت کے لیے تہجُّد ضروری ہے۔
9. کام کے آدمی بنو، کام ہی آدمی کو مُعَزَّز بناتا ہے۔
10. ہر ذِمّہ دار کو اپنا کام ٹھوس کرنا چاہیے، ٹھوس کام ہی پائیداری کی ضمانت ہوتے ہیں۔
11. انسان کو دوسروں کی ذِمّہ داریوں کے بجائے اپنے کام کی فکر کرنی چاہیے۔
12. احساسِ ذِمّہ داری سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔
13. تَضْیِیعِ اوقات (وقت ضائع کرنا) سب سے بڑی مَحرومی ہے۔[1]

اَزْواج واَولاد

حضور حافظِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دو نکاح کئے پہلی زوجہ سے کوئی اولاد زندہ نہ رہی جبکہ دوسری زوجہ سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہوئی جن میں سے ایک

1 ... سوانح حافظ ملت، ص ۷۴ تا ۷۶ ملتقطاً

لڑکے اور لڑکی کا انتقال بچپن میں ہو گیا تھا۔[1]

بیعت و خلافت

حافظِ ملّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَیْخُ الْمَشائخ حضرت مولانا شاہ سَیِّد علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مُرید اور خلیفہ تھے۔ استاذِ محترم صدرُ الشریعہ حضرت علامہ مولانا امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بھی آپ کو خلافت و اجازت حاصل ہوئی۔[2]

جانشینِ حافظِ ملت

حافظِ ملت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جلسہ تعزیت کے اِخْتِتام پر مشائخ کرام اور علمائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے حافظِ ملّت کے شہزادۂ اکبر عزیزِ ملت حضرت مولانا عبد الحفیظ مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کو حضرت صدرُ الشریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خِرقہ اور حضور حافظِ ملّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جُبہ و دستار پہنایا اور حافظِ ملّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَسند پر بٹھا کر ان کی جانشینی کا اعلان کیا۔[3]

حافظِ ملت کا مقام علمائے کرام کی نظر میں

صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مُفْتی امجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میری

---

1 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۶ ملخصاً

2 ... سوانح حافظ ملت، ص ۲۲ ملخصاً

3 ... حیات حافظ ملت، ص ۵۷ ملخصاً

زندگی میں دو ہی باذوق پڑھنے والے ملے ایک مولوی سردار احمد (یعنی مُحدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اور دوسرے حافظ عبد العزیز (یعنی حافظِ ملّت مولانا شاہ عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ)۔ (1)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند علامہ مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس دُنیا سے جو لوگ چلے جاتے ہیں ان کی جگہ خالی رہتی ہے خصوصاً مولانا عبد العزیز جیسے جلیلُ القدر عالم، مردِ مومن، مجاہد، عظیمُ المرتبت شخصیت اور ولی کی جگہ پُر ہونا بہت مشکل ہے۔ (2)

امینِ شریعت مفتیٔ اعظم کانپور حضرت علامہ مُفْتی رفاقت حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حافظ ملت نے اپنی زندگی کو مُجاہِد و مُتحرِّک اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلا کر اور نُمایاں خدمات انجام دے کر مسلمانوں کو موجودہ دور میں دینی خدمت کا جو اسلوب عطا کیا ہے وہ قابلِ تحسین اور قابلِ تقلید ہے۔ (3)

بیماری میں بھی حُقوقُ اللہ کی پاسداری

حضور حافظِ ملّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینِ متین کی خدمت اور سُنِّیت کی آبیاری کے مُقدَّس جذبے کے تحت نہ دن دیکھا نہ رات، چنانچہ مسلسل کام اور بہت کم آرام

---

1 . . . حیات حافظ ملت، ص ۸۲۵

2 . . . حیات حافظ ملت، ص ۸۲۴ بتغیر

3 . . . حیات حافظ ملت، ص ۸۲۶

کی وجہ سے آپ علیل (بیمار) ہوگئے ڈاکٹروں نے آرام کی سخت تاکید کی مگر آپ نے درس و تدریس سے کنارہ نہ کیا۔ رَمضان شریف میں اپنے مکان پر تشریف لے گئے مگر بیماری کے باوجود ایک روزہ بھی ترک نہ فرمایا، تراویح میں ختمِ قرآن فرمایا اور ہر کام اپنے وقت پر ادا فرماتے رہے۔ (1)

وصالِ پُر ملال

31 مئی 1976ء تقریباً شام چار بجے دیکھنے والوں کو یہ اُمید ہو چلی کہ اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے بلکہ رات دس بجے تک بھی آپ کی طبیعت میں کافی حد تک سکون اور صحت یابی کے آثار دیکھے گئے مگر خلافِ اُمید آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم جُمادی الاُخری ۱۳۹۶ھ بمطابق 31 مئی 1976ء رات گیارہ بج کر پچپن منٹ پر داعیِ اَجَل کو لَبَّیْک کہہ گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (2) آپ کی آخری آرام گاہ الجامعۃُ الاشرفیہ مُبارکپور کے صحن میں "قدیم دارُ الاِقامۃ" کے مغربی جانب اور "عزیزُ المساجد" کے شمال میں واقع ہے ہر سال اسی تاریخ وفات پر آپ کے عُرس کا اِنعقاد بھی ہوتا ہے۔ (3)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں ان مُقدَّس ہستیوں کے نَقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

---

1 ... حیاتِ حافظِ ملت، ص ۸۰۵ ملخصاً

2 ... حیاتِ حافظِ ملت، ص ۸۰۹ ملخصاً، وغیرہ

3 ... سوانح حافظ ملت، ص ۵۸ ملتقطاً

حیاتِ حافظِ ملت ایک نظر میں

واقعات	علاقہ	ہجری	عیسوی
ولادت	بھوجپور	۱۳۱۲ھ	۱۸۹۴ء
تکمیل حفظ و تدریس مدرسہ حفظُ القرآن	بھوجپور	۱۳۳۴ھ	۱۹۱۵ء
عربی تعلیم کا آغاز بخدمت مولانا حکیم محمد شریف مراد آبادی	مراد آباد	۱۳۳۹ھ	۱۹۲۱ء
حصولِ تعلیم کے لیے جامعہ نعیمیہ	مراد آباد	۱۳۳۹ھ	۱۹۲۱ء
دارُالعُلوم مُعینیہ اجمیر شریف میں حضرت صدرُ الشریعہ سے اِکتسابِ عُلوم	اجمیر شریف	۱۳۴۲ھ	۱۹۲۳ء
شیخُ المشائخ حضرت اشرفی میاں رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بیعت وارادت	اجمیر شریف	تقریباً ۱۳۵۰ھ	۱۹۳۱ء
دستار بندی	بریلی شریف	۱۳۵۱ھ	۱۹۳۲ء
تدریس کیلئے مبارک پور میں تشریف آوری	مبارکپور	۱۳۵۲ھ	۱۹۳۴ء
الجامعۃ الاشرفیہ (عربی یونیورسٹی) کا سنگ بنیاد	مبارکپور	۱۳۹۲ھ	۱۹۷۲ء
وصال پُر ملال	مبارکپور	۱۳۹۶ھ	۱۹۷۶ء

فہرست

نمبر شمار	کتاب کا نام	مطبوعہ
1	صحیح البخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
2	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
3	فردوسُ الاخبار	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
4	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
5	حیات حافظ ملت	المجمع الاسلامی مبارک پور ہند
6	مختصر سوانح حافظ ملت	المجمع الاسلامی مبارک پور ہند ۱۴۲۸ھ
7	شریعت و طریقت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۲۰۰۳ء
8	نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-310-6
0125064
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net